غزلیں

جلیس نجیب آبادی

○

دل میں اب بھیگی ہوئی رات کہاں ہوتی ہے
آندھیاں چلتی ہیں، برسات کہاں ہوتی ہے

اِتفاقاً ہی ملا کرتے ہیں بچھڑے ہوئے لوگ
روز یہ صورتِ حالات کہاں ہوتی ہے

غمِ دنیا کو کلیجے سے لگاکر رکھ لے
سب کی قسمت میں یہ سوغات کہاں ہوتی ہے

سبزہ زار دل میں اُتر آئیں سُنہری کِرنیں
شہر میں ایسی حسیں رات کہاں ہوتی ہے

اُس نے دانستہ غلط چال چلی ہے ورنہ
اِتنی جلدی سے اُسے مات کہاں ہوتی ہے

وہ جو اک عمر سے رہتا ہے سخنور مجھ میں
روز اُس سے بھی ملاقات کہاں ہوتی ہے

پٹھان پورہ، نجیب آباد، (یوپی) موبائل: 9837401782

اصغر یاسر

○

جڑیں برگد کی کاٹی جا چکی ہیں
ملاقاتیں بہت سہمی ہوئی ہیں

کوئی کیا جانے وہ بھی بے خبر ہے
مرے شیشے کی کرچیں ہوچکی ہیں

جو اُبھری تھیں کبھی ان مقتلوں سے
وہ آوازیں ابھی تک گونجتی ہیں

مگر محفل میں سناٹا ہے کتنا
وہی تو اک نہیں، ساتھی سبھی ہیں

وہ تحریریں اسی پر ہوں گی روشن
سمندر کے کنارے جو لکھی ہیں

اکیلے ہیں سفر میں سب، مگر ہم
غنیمت جان تیرے ساتھ ابھی ہیں

کسی بھی زاویے سے بیٹھو یاسر
وہ آنکھیں مسکرا کر دیکھتی ہیں

تارین بہادر گنج، شاہجہاں پور، موبائل: 9450445560